بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ✦ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | اتوار ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۰۴ ہجری ✦ ۲۴ احسان ۱۳۶۳ ہش ✦ ۲۴ جون ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۴۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ احسان/جون۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دُنیا کی ظُلماتی حالت بھی لیلۃ القدر کا حکم رکھتی ہے

اِس حالت میں صدق اور صبر اور زُہد اور عبادت خدا کے نزدیک بڑی قدر رکھتا ہے

یہ وہی حالت تھی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت کمال کو پہنچی ہوئی تھی:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کُتب آسمانی کے نزول کا اصلی موجب ضرورتِ حقہ ہے۔ یعنی وہ ظلمت اور تاریکی کہ جو دُنیا پر طاری ہو کر ایک آسمانی نور کو چاہتی ہے کہ تا وہ نور نازل ہو کر اس تاریکی کو دُور کرے اور اسی کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ جو خدائے تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے اِنّا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر (یہ لیلۃ القدر اگرچہ اپنے مشہور معنوں کی رُو سے ایک بزرگ رات ہے۔ لیکن قرآنی اشارات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا کی ظلماتی حالت بھی اپنی پوشیدہ خوبیوں میں لیلۃ القدر کا ہی حکم رکھتی ہے اور اس ظلماتی حالت کے دنوں میں صدق اور صبر اور زُہد اور عبادت خدا کے نزدیک بڑا قدر رکھتا ہے اور وہی ظلماتی حالت تھی کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے وقت تک اپنے کمال کو پہنچ کر ایک عظیم الشان نور کے نزول کو چاہتی تھی اور اسی ظلماتی حالت کو دیکھ کر اور ظلمت زدہ بندوں پر رحم کر کے صفتِ رحمانیت نے جوش مارا اور آسمانی برکتیں زمین کی طرف متوجہ ہوئیں سو وہ ظلماتی حالت دُنیا کے لئے مبارک ہو گئی اور دُنیا نے اس سے ایک عظیم الشان رحمت کا حصہ پایا کہ ایک کامل انسان اور سید الرسل کہ جس سا کوئی پیدا نہ ہوا اور نہ ہو گا دُنیا کی ہدایت کے لئے آیا اور دُنیا کے لئے اس روشن کتاب کو لایا جس کی نظیر کسی آنکھ نے نہیں دیکھی پس یہ خدا کی کمال رُوحانیت کی ایک بزرگ تجلّی تھی کہ جو اس نے ظلمت اور تاریکی کے وقت ایسا عظیم الشان نور نازل کیا جس کا نام فرقان ہے جو حق اور باطل میں فرق کرتا ہے۔ جس نے حق کو موجود اور باطل کو نابود کر کے دکھلا دیا وہ اُس وقت زمین پر نازل ہوا جب زمین ایک موت رُوحانی کے ساتھ مر چکی تھی اور بر اور بحر میں ایک بھاری فساد واقع ہو چکا تھا۔"

(براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۳۵۱، ۳۵۲ بحوالہ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ ۳۹۶-۳۹۷)

زبردست اور قوی خدا کی تجلّیات

"درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کیساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ دشمن کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے ان کو ہلاک کر دوں اور بد اندیش ارادہ کرتا ہے کہ میں ان کو کچل ڈالوں۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے نادان کیا تو میرے ساتھ لڑے گا اور میرے عزیز کو ذلیل کر سکے گا۔ درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا اور کوئی زمین کا ہاتھ اس قدر سے زیادہ لمبا نہیں ہو سکتا جس قدر کہ وہ آسمان پر لمبا کیا گیا ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۱)

خصوصی دعاؤں کی درخواست

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں:۔

محترمہ سیدہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے پتے کا آپریشن لاہور میں بفضلہ تعالیٰ کامیابی سے ہو گیا ہے۔ پتے میں سے پتھری نکالی گئی ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کو جلد صحت و تندرستی عطا کرے آپریشن کے بعد ہر قسم کی مشکل اور پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ اپنے فضل اور رحم سے بیماری سے مکمل شفا عطا کرے اور محترمہ صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کو صحت و تندرستی سے بھرپور طویل زندگی سے نوازے آمین!

ربوہ ۲۴ رمضان/جون۔ آج یہاں البیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور رمضان کے آخری عشرے کی عظمت و اہمیت کے موضوع پر خطبہ دیتے ہوئے ان ایام میں احباب کو خصوصی دعاؤں کی تحریک کی۔

مولانا نے کہا کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ احادیث نبویؐ کے مطابق غیر معمولی اہمیت کا حامل اور برکات کے نزول کا وقت ہوتا ہے۔ احادیث میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان ایام میں عبادات میں غیر معمولی اہتمام فرماتے خود بھی راتوں کو جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے۔ اسی عشرے میں ایک ایسی رات آتی ہے جس میں کی گئی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہوتی ہے یہ رات جو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں آتی ہے۔ لیلۃ القدر کہلاتی ہے۔ مولانا نے کہا کہ احادیث میں بالاتفاق اس عشرہ کی غیر معمولی اہمیت اور فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس عشرہ کو عبادات میں اس انہماک سے گزارا جائے کہ آئندہ (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ: قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

۲۴ احسان ۱۳۶۳ ہش

خدا تعالیٰ کی طرف دوڑنے کی مشق

اور

اس کا طیب و شیریں ثمر

ہم گزشتہ شمارہ میں اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ اس کے بندے صرف اس کی ہستی پر ایمان لانے ہی کو کافی نہ سمجھیں بلکہ اپنے پر ایسی عاشقانہ حالت وارد کریں کہ وہ سب طرف سے منقطع ہو کر اس کی طرف دوڑیں اور صرف اور صرف اسی کے ہو کر دنیا میں زندگی بسر کریں۔ ہر حالت مراد یابی اور نامرادی میں ان کا سر اس کے آستانہ پر جھکا رہے اور وہ اس کی قضا و قدر پر راضی رہیں اور اس کے لئے دکھ اٹھانے کو عین راحت تصور کریں اسی لئے اس نے فرمایا ہے:۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ط (الذّٰریٰت آیت ۵۱)

(پس (اے انسانو! تمہیں چاہیئے کہ) تم اللہ (ہی) کی طرف دوڑو۔

جب اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کو ذہن میں لا کر ہم رمضان کے روزوں کی فرضیت اور دیگر عبادات اور دن اور رات اسی کی یاد میں محویت کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ حقیقت منکشف ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ اس ماہِ مبارک کی عبادات اللہ تعالیٰ نے اسی لئے مقرر کی ہیں کہ مومنوں کو فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ کے قرآنی حکم پر عمل پیرا ہونے کی مشق کرائی جائے اور مسلسل ایک ماہ تک اس کی مشق کرانے کے نتیجہ میں یہ امر ان کے اندر ایک عادتِ راسخہ کی شکل اختیار کر لے کہ وہ سدا رو بخدا رہیں اور اسی کی طرف دوڑیں یہاں تک کہ کسی اور طرف رُخ کرنے کا امکان ہی ختم ہو جائے۔

رمضان کا مہینہ شروع ہوتے ہی ایک مومن دنیاوی علائق سے بے تعلق ہو کر ہمہ تن رو بخدا ہو جاتا ہے۔ روزہ کی حالت میں دن بھر کھانے پینے سے بکلی مجتنب رہتا ہے۔ اپنے فارغ اوقات کو تلاوت قرآن مجید، ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گزارتا ہے پنجگانہ نمازوں کے علاوہ رات کو نماز تہجد میں اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کر کے اس کی رضا کے حصول میں کوشاں ہوتا ہے اس کا یہ عظیم مجاہدہ بیس روز جاری رہنے کے بعد رمضان کے آخری عشرہ میں اپنے نقطۂ عروج کو اس وقت پہنچتا ہے جب وہ مسجد میں معتکف ہو کر خدا کے آستانہ پر (اردو محاورہ کی رو سے) دھونی رما کر بیٹھ جاتا ہے۔ اعتکاف کے دوران دنیا والوں سے اس کا رابطہ محدود سے محدود تر ہو کر خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا رابطہ پہلے کی نسبت اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ وہ دن اور رات مسجد میں زیادہ تر اپنے معتکف کے اندر تن تنہا مقیم رہ کر خدا تعالیٰ کی یاد میں محو، اس کے ذکر میں مشغول اور اس کی عبادت میں منہمک رہتا ہے۔ کم کھانا، کم بولنا اور کم سونا اس کا معمول بن جاتا ہے۔ اس پر محویت اور فنا کی ایسی حالت وارد ہوتی ہے کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا، ٹہلنا، لیٹنا، سانس لینا حتیٰ کہ اس کی ہر حرکت و سکون خدا کے لئے ہو جاتی ہے۔

حضرت ابوذرؓ سے حدیث قدسی مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک گز میرے قریب ہوتا ہے۔ میں دو گز اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتے ہوئے جاتا ہوں (مسلم کتاب الذکر) اس حدیث کی رو سے اگر دیکھا جائے تو جب مومن رمضان کے مجاہدہ کو آخری عشرہ میں اس کے نقطۂ عروج پر پہنچا کر فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ کے قرآنی حکم کے تحت اللہ کی طرف دوڑتے ہیں تو خدا تعالیٰ خود کیوں نہ ان کی طرف ان سے بھی زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ان کے قریب ہوگا۔ سو وہ انہیں اپنے قرب سے نوازتا ہے اور قرب کی علامت کے طور پر ان پر رؤیا و کشوف کے دروازے کھول دیتا ہے۔ انہیں بشارتوں سے نوازتا ہے اور الصوم لی وانا اجزی بہ کے وعدہ کی رو سے انہیں لقائے الٰہی کی نعمت سے سرفراز فرماتا ہے۔

الغرض رمضان کا مہینہ اور اس کی مخصوص عبادات مقرر اسی لئے کی گئی ہیں کہ رمضان کے مجاہدہ کی شکل میں مومنوں کو فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ کے قرآنی حکم پر عمل پیرا ہونے کی مشق کرائی جائے اور انہیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ لقائے الٰہی کی نعمت سے سرفراز ہو سکیں۔ اور پھر بقیہ زندگی اسی نہج پر گزار کر اس نعمت عظمیٰ سے دائمی طور پر متمتع ہونے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ آخری عشرۂ رمضان کے ان بابرکت ایام میں جن میں سے ہم گزر رہے ہیں ہمیں اپنے رمضان کے مجاہدہ کو اس کے کمال تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے اور دعاؤں کو بھی ان کے کمال تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرنا چاہیئے تاکہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے قرب خاص سے نوازے اور ہماری دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دے کر ہمیں اپنی معجزانہ تائید و نصرت کا مورد بنائے اور دنیا پر آشکار کر دکھائے کہ یہ غریب اور دنیا کے دھتکارے ہوئے بندے میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ یہ میری حفاظت میں ہیں اور جو میری حفاظت میں ہو اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خشک پودے

اپنی دن رات کی دعاؤں کو
تر کرو آنسوؤں کے پانی سے
آبیاری اگر نہ ہو ان کی
خشک پودے تو پھل نہیں دیتے

رجوع الی اللہ

ایک طوفاں میں گھر چکا ہوں میں
اک مصیبت میں مبتلا ہوں میں
میں تیرے سوا کسی کا نہیں
پھر ترے پاس آ گیا ہوں میں

عبدالمنان ناہید

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچایئے!

جماعتی عہدیداروں کی ذمہ داری

"الفضل" تمام جماعتی اداروں کا واحد مشترکہ پرچہ ہے اس لئے ہر ذیلی تنظیم اور جماعتی تنظیم پر اس کی اشاعت بڑھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں ہر عہدیدار کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ "الفضل" کی اشاعت پندرہ، بیس ہزار تک پہنچانے کے کٹھن کام میں ادارہ الفضل کی مدد کریں۔ آپ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اللہ آپ کو جزاء دے اور اپنے امام کی خوشی کے وارث ہوں۔ آمین!

(منیجر "الفضل" ربوہ)

لیلۃ القدر ہا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو تلاش کرنیکی رات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفرادی لیلۃ القدر سال میں کسی وقت بھی آسکتی ہے

(از سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ)

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے سورۃ القدر کی آیت

اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۝

کی تفسیر کرتے ہوئے اس کے پانچ مختلف معانی بیان فرمائے ہیں۔ حضور نے اس آیت کا جو پانچواں مطلب بیان فرمایا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے

"پانچویں معنے اس آیت کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم لیلۃ القدر کی بزرگی میں نازل فرمایا ہے۔ ان معنوں کے رُو سے فِی کے معنے متعلق کے ہوں گے۔ یعنی یہ معنے نہیں ہوں گے کہ لیلۃ القدر میں قرآن نازل ہوا ہے بلکہ یہ معنے ہوں گے کہ لیلۃ القدر کے بارہ میں قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ بالعموم مفسرین نے یہی معنے لیے ہیں اور وہ اس آیت کے یہ معنے کرتے ہیں کہ قرآن کریم اس لیلۃ القدر کی جو رمضان کے آخر میں آتی ہے۔ بڑائی اور بزرگی بیان کرتا ہے۔ اگر آیت کے یہ معنے کیے جائیں تو سوال پیدا ہوگا کہ وہ لیلۃ القدر جس کی طرف اس سورۃ میں توجہ دلائی گئی ہے کیا چیز ہے؟ مفسرین کا خیال ہے کہ لیلۃ القدر سے مراد اس جگہ پر رمضان کی راتوں میں سے وہ رات ہے جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں متعدد جگہ پر ذکر آتا ہے۔ امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں:۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ جَآءَکُمْ شَھْرُ رَمَضَانَ شَھْرٌ مُبَارَکٌ اِفْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ صِیَامَہٗ تُفْتَحُ فِیْہِ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَتُغْلَقُ فِیْہِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَتُغَلُّ فِیْہِ الشَّیَاطِیْنُ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ مَنْ حُرِمَ خَیْرَھَا فَقَدْ حُرِمَ۔

یعنی اے لوگو رمضان کا مہینہ آگیا ہے یہ مبارک مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینہ کے روزے فرض کیے ہیں۔ اس مہینہ میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں (یعنی نیکیوں کی زیادتی ہو جاتی ہے اور مومن روزوں کے اثر کی وجہ سے گناہوں سے بہت اجتناب کرنے لگتے ہیں) اور شیطان کو اس مہینہ میں بیڑیاں ڈال دی جاتی ہیں)

(یعنی جو بدیوں کے ارتکاب کے عادی ہو جاتے ہیں وہ بھی اپنے بھائیوں کی قربانیوں کو دیکھ کر احتیاط کرنے لگ جاتے ہیں) اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ جو رمضان میں بھی اس رات کی برکات سے محروم رہے وہ بڑا محروم آدمی ہے نسائی نے بھی ابو ایوب انصاریؓ سے اسی مضمون کی روایت نقل کی ہے بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

یعنی جو شخص لیلۃ القدر کو خوب جاگے اور عبادت کرے اور یہ اس کی عبادت رسماً یا ریا کے طور پر نہ ہو بلکہ ایمان اور خدا تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے ہو تو اس کے وہ سب گناہ جو وہ پہلے کر چکا ہے معاف ہو جاتے ہیں۔

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی ایک رات کا نام لیلۃ القدر رکھا ہے اور اسکی نسبت ایسی صفات بیان فرمائی ہیں جو قرآن کریم کا بیان کردہ لیلۃ القدر سے ملتی ہیں۔ مثلاً اس کا ہزار مہینوں سے اچھا ہونا یا گناہوں کی بخشش کی صورت میں سلامتی لانا۔ یہ تشابہ ضرور اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ اس سورۃ میں جس لیلۃ القدر کا ذکر ہے اسی کا ذکر احادیث میں ہے یا کم سے کم یہ کہ اس لیلۃ القدر کیطرف بھی اس سورۃ میں اشارہ ہے

اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ عقل اور انصاف کے مطابق ہے کہ ایک رات کو جو دوسری راتوں کی طرح کی ایک رات ہے ایسی برکات کا موجب سمجھ لیا جائے اور کیا یہ انصاف کی بات ہے کہ اس ایک رات میں عبادت کرنے والا سب گزشتہ گناہوں سے نجات پا جائے۔ کیا اس سے نیک اعمال سے استغناء پیدا نہیں ہوتا؟

اس شبہ کا یہ جواب ہے کہ اگر صرف یہ کہدیا جائے کہ فلاں رات میں عبادت کرو تمام گناہ بخشے جائیں گے تو یہ بات ضرور خلاف عقل اور قوانین ہم پیدا کرنیوالی ہے۔ لیکن لیلۃ القدر کے ساتھ جو شرائط اور جو امور وابستہ ہیں ان کے ہوتے ہوئے یہ شبہ درست نہیں رہتا۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے بلکہ انسانی دماغ کی اہم خصوصیتوں میں سے ہے کہ خیالات کا انتقال ASSOCIATION OF IDEAS انسانی اعمال پر ایک نہایت ہی گہرا اثر رکھتا ہے۔ ایک انسان اپنے عزیز کی قبر پر جاتا ہے تو گو اس کے سامنے صرف ایک مٹی کا ڈھیر ہوتا ہے مگر اس پر رقت طاری ہو جاتی ہے کیونکہ قبر اسے اپنے عزیز کی یاد دلاتی ہے اور اس یاد کے ساتھ ہی حافظہ ان تعلقات کو سامنے لا کھڑا کرتا ہے جو اس مرحوم کی زندگی میں اس کے اور اس عزیز کے درمیان تھے ایک ایک کر کے واقعات اس کے حافظہ میں تازہ ہونے شروع ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ یہ احساس مل کر کہ اب وہ باتیں پھر نہیں ہو سکتیں اس کے دل کی کیفیت عجیب قسم کی ہو جاتی ہے حالانکہ اس عزیز کی موت کوئی نیا واقعہ نہیں ہوتا اور نہ گزشتہ واقعات کوئی نیا علم پیدا کرتے ہیں مگر وہی پرانی قبر اور پرانے واقعات قبر کو دیکھ کر مردہ جذبات کو زندہ کر دیتے ہیں اور سوئے ہوئے احساسات کو جگا دیتے ہیں۔ اسی طرح لوگ پیدائش کے دن مناتے ہیں، شادی کے دن مناتے ہیں اس لیے کہ گو شادی اور پیدائش کا علم تو ہر روز ہی ہوتا ہے خاص دنوں میں ان کا علم نیا نہیں پیدا ہوتا لیکن انتقال خیالات کا بہترین موقعہ وہی دن پیدا کرتا ہے جس دن کوئی پیدا ہوا ہوتا ہے۔ یا جس دن ایک جوڑے کی شادی ہوئی ہوتی ہے۔ اسی حکمت کو مدنظر رکھتے ہوئے رمضان کے مہینہ میں جس میں قرآن کریم جیسی اہم اور ہدایت دینے والی کتاب نازل ہونی شروع ہوئی تھی۔ اگر ایک رات اس کی یاد تازہ کرنے کے لیے مقرر ہو جائے اور اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے کہ چونکہ اس مہینہ میں ہم نے بنی نوع انسان سے ایک نیا عہد باندھا تھا دائمی اور نہ فراموش ہونے والا عہد۔ اس لیے مومنوں کے دلوں میں اس کی یاد تازہ رکھنے کے لیے اور اس بات کا ثبوت مہیا کرنے کے لیے کہ ہم اب تک اس عہد پر قائم ہیں ہم اس مہینہ کی ایک رات کو دعاؤں کی قبولیت کے لحاظ سے خاص فضیلت اور برتری بخشتے ہیں تو اس میں کیا حرج کی بات ہے یہ تو عین صواب ہے۔

خدا تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے ایک عہد باندھا اور اس کی ظاہری علامت کے طور پر ختنہ مقرر فرمایا صرف ایک جسمانی علامت جس سے روحانیت کا کوئی بھی تعلق نہیں۔ ایک حفظانِ صحت کا اصول ایک بدنی صفائی کا نشان۔ یہود نے اسے قائم رکھا مگر مسیحیوں نے اسے بھلا دیا۔ مگر سوال یہ ہے کہ اگر نسل ابراہیمؑ اس عہد کو ختنہ کے ذریعہ سے دہراتی چلی آئی ہے تو خدا تعالیٰ نے اپنے عہد کو کس طرح دہرایا؟ تورات اس پر بالکل خاموش ہے۔ فرض کرو کہ خدا تعالیٰ کا عہد یہ تھا کہ کنعان کا ملک ہمیشہ بنو ابراہیمؑ کے پاس رہے گا۔ تو یہ بھی تو نہ ہوا۔ کیونکہ بائبل کے ماننے والوں کے نزدیک ابراہیمی وعدوں کے حقدار صرف بنو اسحٰق تھے۔ مگر بنو اسحٰق تو تیرہ سو سال سے اس ملک کی حکومت سے محروم ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ نے اپنا عہد کیوں بھلا دیا۔ مسیحیوں نے بے شک ختنہ چھوڑ دیا لیکن یہود نے تو ختنہ نہیں چھوڑا تھا ان کو کیوں اللہ تعالیٰ نے بھلا دیا۔ عہد کے زندہ اور قائم ہونیکی تو یہی علامت ہو سکتی ہے کہ دونوں طرف سے اس کے قائم ہونے کا اعلان ہوتا رہے مگر بائبل کے عہد کا تو یہ حال ہے کہ یہود اب تک ختنہ کرتے چلے آتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس باہمی عہد کے اپنے حصہ کو ادا کرنے کا نام نہیں لیتا

خدا تعالیٰ نے مومنوں سے بھی ایک نیا عہد باندھا اور اس کی علامت رمضان کے روزے مقرر فرمائے۔ اس عہد کے مقابل پر مومنوں سے بھی ایک عہد اللہ تعالیٰ نے باندھا اور اس عہد کا اعلان رمضان کے مہینہ میں ہوا۔ اس عہد کی علامت ختنہ کو نہیں مقرر کیا گیا کیونکہ ختنہ تو عرب پہلے ہی ابراہیمؑ کی یاد میں کرتے چلے آتے تھے بلکہ اس عہد کی علامت مومنوں کے لیے یہ مقرر کی گئی کہ وہ اس سارے مہینہ کے روزے رکھیں جس میں خدا تعالیٰ نے ان سے عہد باندھا تھا اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے بھی اس عہد کے نباہنے کی ایک علامت اپنے لیے مقرر فرمائی اور وہ یہ کہ جب تم رمضان کا مہینہ اس عہد کی یاد میں روزوں میں گزارو گے تو میں اس کے جواب میں رمضان کی آخری راتوں میں سے ایک رات تمہارے لیے آسمان سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتروں گا اور اعلان کروں گا کہ

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۔

(بقرہ ۔ ۲۳)

یعنی بندوں کی طرف سے جب اس عہد کی یادگار رمضان کی صورت میں منائی جائے گی تو میں بھی اس عہد کی یادگار لیلۃ القدر کی صورت میں مناؤں گا ۔ آسمان سے اپنے بندوں کے لیے اتروں گا اور اعلان کروں کہ مانگو تو تمہیں دیا جائے گا ۔ ایمان لاؤ تو تمہیں ہدایت بخشی جائے گی کیونکہ تم میرے معاہد ہو ۔ تم نے اپنے عہد کی رمضان سے یاد تازہ کی میں اپنے عہد کی لیلۃ القدر سے یاد تازہ کرتا ہوں ۔ یہ کیسی مبارک علامت ہے ۔ ختنہ بھی اچھی چیز ہے لیکن ایک مہینہ بھر خدا تعالیٰ کے لیے روزے رکھنے یہ اس علامت کی نسبت کس قدر زیادہ شاندار اور کس قدر زیادہ روحانیت کو زندہ کرنے والی علامت ہے ۔ اس کے مقابل پر خدا تعالیٰ کا جواب بھی کیسا شاندار ہے ۔ روپیہ نہیں، چاندی نہیں ملک نہیں، دولت نہیں، وہ اپنے عہد کی یادگار کے طور پر (مومنوں) سے لیلۃ القدر جیسی چیز کا وعدہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ جب تم میرے آخری کلام کے نازل ہونے کی خوشی میں ہمیشہ رمضان کے مہینہ کے روزے رکھا کرو گے اور اس طرح اپنے عہد کو تازہ کرتے رہو گے تو میں بھی تم سے لیلۃ القدر کے ذریعہ سے اپنا عہد تازہ کرتا ہوں گا یعنی اس دن تم پر خاص فضل کیا کروں گا اور تمہاری دعائیں سنا کروں گا ۔ تم کو نیا اور زندہ ایمان بخش کروں گا تا تم کو معلوم ہوتا رہے کہ میں زندہ خدا ہوں اور اپنے عہد کی نگہداشت میں تم سے پیچھے نہیں بلکہ تم سے زیادہ اپنے عہد کی نگہداشت کرنے والا ہوں ۔

یہ دونوں نشان باہمی عہد کے تازہ رکھنے کے کیسے شاندار ہیں خدا تعالیٰ نے (مومنوں) کے لیے عہد کا نشان روحانی مقرر کیا جبکہ بنو اسحٰق کے لیے عہد کا نشان جسمانی یعنی ختنہ تھا ۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے لیے بھی مومنوں سے کئے ہوئے عہد کا نشان روحانی مقرر کیا یعنی لیلۃ القدر ۔ جبکہ بنو اسحٰق کے عہد کے مقابل میں خدا تعالیٰ نے اپنے عہد کی نشانی جسمانی مقرر کی تھی یعنی فلسطین کا یہود کے قبضہ میں رہنا ۔ ساری عمر ایک ماہ کے روزے رکھنے کے مقابلہ میں ختنہ کا فعل کتنا چھوٹا ہے (پھر وہ فعل بھی مومن ابراہیم علیہ السلام کی یادگار کے طور پر کرتے چلے آتے ہیں) اور کنعان کی زمین لیلۃ القدر کے مقابلہ پر کتنی حقیر ہے بلکہ وہ تو لیلۃ القدر کے ایک ایک سیکنڈ کے مقابل پر حقیر ہے .....

خلاصہ یہ کہ رمضان اور لیلۃ القدر محمدی عہد کی علامت ہیں اسی طرح جس طرح ختنہ اور فلسطین کی بادشاہت ابراہیمی عہد کی علامات ہیں ۔ رمضان بندہ کی طرف سے عہد کو تازہ رکھنے کا نشان ہے اور لیلۃ القدر خدا تعالیٰ کی طرف سے عہد کو تازہ رکھنے کا نشان ہے اور ہر عقلمند انسان ادنیٰ تدبر سے معلوم کر سکتا ہے کہ (مومنوں) سے جو عہد خدا تعالیٰ نے باندھا ہے اس کے نشان بہت شاندار ہیں اور روحانی ہیں اور زندہ خدا کی قدرتوں کا اظہار کرتے ہیں ۔ کئی قومیں اپنے ملکوں میں ہزاروں سال سے بیٹھی ہیں اور یہ اس بات کی لازمی علامت نہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہے مگر کسی قوم کو اگر لیلۃ القدر مل جائے ایسی رات جس میں خدا تعالیٰ قریب آجائے جس میں خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنے ۔ جس میں اللہ علیٰ قدرِ مراتب اپنے بندوں پر اپنی مرضی ظاہر کرے تو یہ یقیناً اس بات کا روشن ثبوت ہوگا کہ خدا تعالیٰ اس قوم سے خوش ہے اور اس سے اپنے عہد کو اس نے بھلایا نہیں ۔

" اب میں اس سوال کو لیتا ہوں کہ کیا لیلۃ القدر کوئی معین رات ہے اور کیا یہ وہی رات ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا ۔

یہ امر تو ثابت شدہ ہے کہ قرآن کریم رمضان میں نازل ہونا شروع ہوا ۔ لیکن یہ امر واقعی طور پر ثابت نہیں کہ رمضان کی کس رات میں قرآن کریم کے نزول کی ابتداء ہوئی ۔ بعض سترہ رمضان کی بتاتے ہیں اور بعض انیس ۱۹ رمضان کی اور بعض چوبیسویں رمضان کی قرار دیتے ہیں غرض اس بارہ میں اس کے سوا کہ آخری پندرہ تاریخوں میں سے کسی تاریخ قرآن کریم اترا تھا اور کوئی یقینی بات ثابت نہیں ۔ لیکن ہر رمضان میں جو لیلۃ القدر آتی ہے اس کے بارہ میں احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ آخری عشرہ میں سے کسی رات میں آتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر سے مراد معین طور پر وہ رات نہیں جس میں قرآن کریم اترا بلکہ صرف ایک ایسی رات مراد ہے جو نزول قرآن کی یاد میں خدا تعالیٰ نے بطور علامت مقرر فرمائی ہے ۔

اب رہا یہ سوال کہ جو رات بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے نزول کی علامت کے طور پر مقدر کی ہے کیا وہ ایک معین رات ہے ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں وہ بھی کوئی معین رات نہیں بلکہ رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں چکر لگاتی رہتی ہے اس رات کی نسبت مختلف احادیث سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں ۔

ابو داؤد طیالسی کی روایت ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّهَا لَیْلَةٌ سَابِعَةٌ اَوْ تَاسِعَةٌ وَعِشْرِیْنَ ۔

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیلۃ القدر کے متعلق فرمایا کہ وہ ستائیسویں یا انتیسویں رات کو ہوتی ہے ۔ مسند احمد بن حنبل میں عبادۃ الصامت رضؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔

لَیْلَةُ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْبَوَاقِیْ مَنْ قَامَهُنَّ ابْتِغَاءَ حِسْبَتِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ وَهِیَ لَیْلَةُ وِتْرٍ تِسْعٍ اَوْ سَبْعٍ اَوْ خَامِسَةٍ اَوْ ثَالِثَةٍ اَوْ اٰخِرُ لَیْلَةٍ

یعنی لیلۃ القدر رمضان کی آخری دس راتوں میں ہوتی ہے ۔ انتیسویں یا ستائیسویں یا پچیسویں یا تیئیسویں یا رمضان کی آخری رات ۔

امام احمد بن حنبل نے ابوذر رضؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے لیلۃ القدر کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اَفِیْ رَمَضَانَ هِیَ اَوْ فِیْ غَیْرِهٖ یا رسول اللہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے یا اس کے سوا کسی اور مہینہ میں ؟ اس پر آپ نے فرمایا ۔

هِیَ فِیْ رَمَضَانَ ۔ وہ رمضان میں ہے پھر میں نے پوچھا کہ کیا صرف انبیاء کے زمانہ میں ہوتی ہے جب وہ فوت ہو جائیں تو پھر نہیں ہوتی یا قیامت کے دن تک قائم رہے گی قَالَ بَلْ هِیَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فرمایا نہیں وہ قیامت تک ہے ۔ میں نے پوچھا رمضان کے کس حصہ میں ہوتی ہے ؟ ۔ اس پر فرمایا اِلْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَّلِ وَالْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ لَا تَسْأَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا ۔ یعنی یا تو پہلے دعا کہ میں اس کی تلاش کیا کرو یا آخری دعا کہ میں اس کے بعد مجھ سے اس بارہ کوئی سوال نہ کرنا ۔ اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر باتیں کرتے رہے میں نے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ میرا جو آپ پر حق ہے اس کی قسم دیتے ہوئے کہتا ہوں کہ رمضان کے کون سے دعا کہ میں لیلۃ القدر ہوتی ہے ؟ اس پر آپ ناراض ہوئے اور فرمایا اِلْتَمِسُوْهَا فِیْ سَبْعٍ الْاَوَاخِرِ لَا تَسْأَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا یعنی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو اور دیکھنا اس کے بعد اس بارہ میں مجھ سے کوئی سوال نہ کرنا ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کی آخری سات راتوں میں سے کسی رات میں وہ ہوتی ہے ۔

ابو داؤد نے اپنی سنن میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا اور میں بھی سن رہا تھا ۔ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر ہر رمضان میں آتی ہے ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور آپ کے شاگردوں کا خیال تھا کہ لیلۃ القدر سارے سال میں آسکتی ہے رمضان سے اس کی خصوصیت نہیں ۔ (ابن کثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)

ابی رزین کا قول ہے کہ لیلۃ القدر ہر رمضان کے مہینہ کی پہلی رات میں ہوتی ہے (ابن کثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)

بعض نے کہا ہے کہ سترہ تاریخ کو لیلۃ القدر ہوتی ہے اور ابو داؤد نے ابن مسعودؓ سے بھی ایک موقوف روایت اس بارہ میں نقل کی ہے اور کچھ صحابہ و تابعین اور امام شافعی سے بھی یہ روایت منقول ہے ۔ (ابن کثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)

حسن بصری کا قول ہے کہ قرآن کریم لیلۃ القدر میں نازل ہوا تھا ۔ اور قرآن کریم میں لکھا ہے کہ بدر کا دن اور قرآن کریم کے نزول کا دن ایک ہی ہے اور بدر کا دن سترہ رمضان جمعہ کے دن تھا ۔ اس لئے لیلۃ القدر بھی سترہ رمضان کو ہونی چاہیئے ۔ (ابن کثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)

بعض نے کہا ہے کہ انیس رمضان کو لیلۃ القدر ہوتی ہے اور یہ قول حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ سے روایت کیا جاتا ہے ۔ (ابن کثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۳)

بخاری اور مسلم نے ابو سعید خدری سے روایت نقل کی ہے ۔

اِعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهٗ فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ الَّذِیْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهٗ فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ وَقَالَ الَّذِیْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا صَبِیْحَةَ عِشْرِیْنَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَنِ اعْتَكَفَ مَعِیْ فَلْیَرْجِعْ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّیْ اُنْسِیْتُهَا وَاِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ وِتْرٍ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ كَاَنِّیْ اَسْجُدُ فِیْ طِیْنٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِیْدًا مِنَ النَّخْلِ وَمَا نَرٰی فِی السَّمَاءِ شَیْئًا فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ فَمُطِرْنَا فَصَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَ الطِّیْنِ وَالْمَاءِ عَلٰی جَبْهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصْدِیْقُ رُؤْیَایَ فِیْ صُبْحِ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَهٰذَا الْحَدِیْثُ اَصَحُّ الرِّوَایَاتِ

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اور ہم نے بھی رمضان کی پہلی دس تاریخوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اعتکاف کیا۔ اس کے خاتمہ پر حضرت جبریل آئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ جس چیز (لیلۃ القدر) کی آپؐ کو تلاش ہے وہ آگے ہے۔ اس پر آپؐ نے اور ہم سب نے درمیانی دس دنوں کا اعتکاف کیا اس کے خاتمہ پر پھر حضرت جبریل نے ظاہر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جس چیز کی آپ کو تلاش ہے وہ آگے ہے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیسویں رمضان کی صبح کو تقریر فرمائی اور فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر کی خبر دی گئی تھی۔ مگر میں اسے بھول گیا ہوں اس لئے اب تم آخری دس راتوں میں سے وتر راتوں میں اس کی تلاش کرو۔ میں نے دیکھا ہے کہ لیلۃ القدر آئی ہے اور میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اس وقت مسجد نبویؐ کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنائی ہوئی تھی۔ اور جس دن آپ نے یہ تقریر فرمائی بادل کا نشان تک نہ تھا۔ پھر اچانک بادل کا ایک ٹکڑا آسمان پر ظاہر ہوا اور بارش شروع ہوگئی پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپؐ کی پیشانی پر مٹی اور پانی کے نشانات ہیں ایسا خواب کی تصدیق کے لئے ہوا اور ابوسعید کی ایک روایت میں یہ واقعہ ۲۱ رمضان کو ہوا تھا۔ امام شافعی کہتے ہیں۔ اس بارہ میں یہ سب سے پختہ روایت ہے۔

عبداللہ بن انیس سے مسلم نے روایت کی ہے کہ تیس رمضان لیلۃ القدر ہے اور ابوداؤد طیالسی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ چوبیسویں رات کو ہوتی ہے۔ مسند احمد بن حنبل نے بھی حضرت بلالؓ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر چوبیسویں رات کو ہوتی ہے۔ امام بخاری نے بلالؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ آخری سات راتوں میں سے پہلی رات لیلۃ القدر ہوتی ہے یعنی یا تیئسویں یا چوبیسویں۔

مسند احمد کی یہ روایت پہلے درج ہو چکی ہے کہ قرآن چوبیسویں رمضان میں نازل ہونا شروع ہوا تھا۔

بخاری نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری دس تاریخوں میں تلاش کرو۔ جب نو باقی ہوں یا سات باقی ہوں یا پانچ باقی ہوں گویا اکیسویں تیئسویں اور پچیسویں رمضان میں لیلۃ القدر ظاہر ہوتی ہے۔

مسلم نے ابی بن کعب سے روایت نقل کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر ستائیسویں رمضان کو ہوتی ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ اور معاویہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہ لیلۃ القدر ستائیسویں رمضان کو ہوتی ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے صحابہ کو جمع کیا تو سب نے اتفاق کیا کہ وہ رمضان کی آخری دس راتوں میں سے کسی میں ہوتی ہے۔

عبادۃ ابن الصامت کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں سے کسی رات لیلۃ القدر ہوتی ہے یا رمضان کی آخری رات میں ہوتی ہے۔

بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ تَحَرَّوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ یعنی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کی آخری دس راتوں میں سے وتر راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کرو۔

بخاری نے عبادۃ الصامت سے روایت کی ہے کہ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُخْبِرَنَا بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَکُمْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ فَالْتَمِسُوْھَا فِی التَّاسِعَۃِ وَالسَّابِعَۃِ وَالْخَامِسَۃِ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لیلۃ القدر کی خبر دینے باہر نکلے۔ باہر دو آدمی لڑ رہے تھے آپؐ نے تقریر کی اور فرمایا میں تو لیلۃ القدر کی خبر دینے نکلا تھا۔ مگر فلاں فلاں کی لڑائی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے حافظہ سے اس کا علم اٹھا لیا اور شاید اسی میں بہتری ہو۔ اب تم اسے انتیسویں ستائیسویں یا پچیسویں رات میں تلاش کرو۔

ان روایات میں جن میں سے اکثر صحاح کی ہیں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ رمضان کی پہلی تاریخ سترھویں، انیسویں، اکیسویں، تیئسویں، چوبیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں اور تیسویں ساری ہی تاریخوں کو لیلۃ القدر قرار دیا گیا ہے۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ کے ایک قول کے مطابق تو سارے سال میں کوئی سی رات بھی لیلۃ القدر ہو سکتی ہے۔ لیکن حدیثوں پر مجموعی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے صحیح قول یہی ہے کہ رمضان کی آخری دس راتوں میں سے کوئی رات اور خصوصاً طاق راتوں میں سے کوئی رات لیلۃ القدر ہوتی ہے۔

ان روایتوں کو ملا کر دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے اترنے کی خواہ کوئی رات ہو لیلۃ القدر اس رات کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ وہ بدلتی رہتی ہے اور رمضان کی آخری راتوں میں سے کسی رات کو اس کا ظہور ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر قرآن کریم کے اترنے کی رات ہی لازماً لیلۃ القدر قرار دی جاتی۔ تو اول رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نہ فرماتے کہ مجھے لیلۃ القدر کا علم دیا گیا تھا مگر فلاں فلاں کی لڑائی کی وجہ سے بھول گیا ہے۔ آخر قرآن کریم آپؐ پر اترا تھا آپؐ کو وہ رات یاد ہوگی اور اگر یاد نہ بھی ہوگی تو آپؐ کو اس آیت سے یہ تو علم ہو گیا تھا کہ لیلۃ القدر صرف قرآن کریم کے نازل ہونے کی رات ہے اور یہ راتیں کئی نہیں ہو سکتیں ایک ہی رات ایسی ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں آپؐ یہ کیوں فرمایا کرتے کہ فلاں راتوں میں اس کی تلاش کرو۔

دوسرے یہ کہ ایک دفعہ آپ کو لیلۃ القدر بتائی گئی اور وہ اکیسویں رات کو ظاہر ہوئی۔ باوجود اس کے آپ لوگوں سے یہی کہتے رہے کہ آخری عشرہ میں اس کی تلاش کرو۔ حالانکہ اگر وہ ایک معین رات ہوتی تو اس کے بعد اسے ہمیشہ رمضان کی اکیسویں رات بتاتے رہتے۔ پس معلوم ہوا کہ ① آپ قرآن کریم کے نزول کی رات کو لازماً ہمیشہ کے لئے لیلۃ القدر نہیں قرار دیتے تھے۔ ② آپ اس کے سوا دوسری راتوں میں سے بھی کسی کو ہمیشہ کے لئے معین لیلۃ القدر نہیں قرار دیتے تھے۔ بلکہ آپ کے نزدیک تو یہ رات قرآن کریم کے نزول کی یاد میں مقرر کی گئی تھی اور گو اس یادگار کو رمضان کے آخری عشرہ سے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ مگر نزول کی رات سے مخصوص نہیں کیا گیا تھا۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں کیا گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گو یہ رات نزول قرآن کی یاد میں ہے مگر قرآنی طریق کے مطابق اس سے مزید فائدہ بھی اٹھا لیا گیا ہے۔ کسی واقعہ کی یاد کے لئے کسی آس پاس کے دن کو مقرر کر دیا جائے تو وہ دن وہی فائدہ دیتا ہے جو فائدہ نزول کے دن اس یادگار کو منانا۔ لیکن اگر ایک ہی رات ہمیشہ کے لئے مخصوص کر دی جائے تو عبادت کی وہ کثرت نہیں ہو سکتی جو غیر مخصوص صورت میں ہو سکتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی یاد کو آخری عشرہ میں کسی رات میں مقرر کر کے یہ فائدہ (مومنوں) کے لئے پیدا کر دیا۔ کہ بجائے ایک دن کے وہ دس دن جوش و خروش سے عبادت کریں۔ اگر وہ ایک دن کو لیلۃ القدر مقرر کر دیتا تو کمزور آدمی صرف ایک رات عبادت کر کے خوش ہو جاتا لیکن اس صورت میں کم سے کم دس راتیں نمونہ بنی رہیں گی کیونکہ اسے خیال ہوگا کہ شاید یہ رات لیلۃ القدر ہو۔ یا شاید وہ ہو۔ اور اس طرح ایک رات کی جگہ دس راتیں متواتر قرآن کریم کے نزول کی نسبت اور اس کی برکات کی نسبت سے غور کرنے کا موقعہ ملتا رہے گا اور ان راتوں میں سے ہر رات کو لیلۃ القدر کا خیال آتا رہے گا اور لیلۃ القدر کا خیال آتے ہی قرآن کریم کے نزول اور اس کی برکات کی طرف اس کا ذہن چلا جائے گا اور یہ ایک بہت بڑی برکت اور روحانی فائدہ والی بات ہے۔

آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو مقرر کرنے میں یہ حکمت ہے کہ خدمت کے ایام کا آخری وقت ہی انعام کا وقت ہوتا ہے۔

اس وقت تک میں نے یہ بتایا ہے کہ احادیث میں مذکورہ لیلۃ القدر بھی ایک جہت سے اصلی لیلۃ القدر سے تعلق رکھتی ہے۔ جس میں قرآن کریم نازل ہوا تھا اور یہ کہ ان معنوں کے رُو سے اصل لیلۃ القدر وہی رات ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا تھا اور صرف اس کی یاد تازہ رکھنے کے لئے اور اس عہد کو تازہ کرنے کے لئے جو نزول قرآن کریم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اس امت سے باندھا تھا اس نے لیلۃ القدر مقرر کی ہے اور اس فائدہ کو مدنظر رکھ کر کہ امت کے کمزور لوگ بھی کم سے کم دس راتیں تو خوب عبادت کر لیں اس نے رمضان کی آخری دس راتوں میں اسے چھپا دیا ہے اور معین رات مقرر نہیں کی۔ تاکہ اس کا قیام صرف ایک رسم ہو کر نہ رہ جائے جسے (دین) بہت ناپسند کرتا ہے۔ اب جو چاہے رمضان کی آخری راتوں میں اسے تلاش کر سکتا ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو دس راتوں میں تلاش کرے گا اُسے دین کے ساتھ پہلے سے زیادہ لگاؤ ہو جائے گا اور اس کے دل میں دین کی محبت پیدا ہو جائے گی اور اس سے یہ امید کی جا سکے گی کہ پہلی غلطیوں کو چھوڑ کر پورے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف جھک جائے اور کسی وقت اس کی ہر رات ہی لیلۃ القدر ہو جائے گی۔

انفرادی لیلۃ القدر

عبداللہ بن مسعودؓ اور دوسرے بزرگان دین سے جو یہ روایت ثابت ہے کہ لیلۃ القدر سال میں سے کسی رات کو ظاہر ہو سکتی ہے اس کے یہی معنے ہیں کہ انفرادی لیلۃ القدر سال میں کسی وقت آ سکتی ہے ورنہ اُن کا یہ منشاء نہیں کہ رمضان میں یہ لیلۃ القدر نہیں ہوتی۔ کیونکہ خود اُن کی دوسری روایات میں رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کے ظاہر ہونے کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ وہ روایات اوپر نقل کی جا چکی ہیں۔ ہم یہ تو خیال بھی نہیں کر سکتے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو رد کر دیا۔ صحابہؓ سے اس بات کی ہرگز امید نہیں کی جا سکتی ہے۔ پس اُن کے اس قول کے کہ سال کے کسی حصہ میں بھی لیلۃ القدر آ سکتی ہے یہی معنے ہو سکتے ہیں کہ فردی لیلۃ القدر سال کی کسی رات کو آ سکتی ہے نہ یہ کہ جماعتی لیلۃ القدر جسے وہ خود بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی روایت ہے رمضان کی آخری راتوں میں قرار دے چکے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ ہر مومن پر روحانیت کی بلوغت کا زمانہ آتا ہے آخر ہر شخص پیدائش کے وقت سے تو روحانیت میں کامل نہیں ہوتا۔ اکثر لوگوں پر جسمانی بلوغت کے بعد ہی کسی وقت روحانی بلوغت کا زمانہ آتا ہے۔ بعض کو جوانی میں بعض کو ادھیڑ عمر میں اور بعض کو بڑھاپے میں اور بعض کو بڑھاپے کے آخر میں۔

جس رات بھی کسی مومن کی نسبت اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہو جاتا ہے کہ اب سے یہ ہمارا قطعی جنتی بندہ ہے وہی اس کی لیلۃ القدر ہے اور اُس کے لئے رمضان کی کوئی شرط نہیں سارے سال میں کسی وقت کسی کی لیلۃ القدر آسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحمٰن رحیم ہے اور اُس کی یہ دونوں صفات ہر وقت ظاہر ہوتی رہتی ہیں پس ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے معین اوقات کے علاوہ کوئی اور سلسلہ بھی اُس کے فضلوں کا ہوتا جو ہر وقت اور ہر لحظہ ظاہر ہوتا رہتا اور یہ انفرادی فضلوں کا ہی سلسلہ ہے کسی مومن بندہ کی لیلۃ القدر کسی دن آجاتی ہے کسی کی کسی دن اور اسی طرح روزانہ سارے سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل اُس کے نیک بندوں پر نازل ہوتے رہتے ہیں۔ پھر سال میں ایک دفعہ قرآن کریم کے نزول کی یاد میں ساری اُمت پر ایک ہی رات رمضان کے آخری عشرہ میں اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے اور وہ لیلۃ القدر کبریٰ ہوتی ہے۔

اس جگہ یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ بیشک آخری عشرہ رمضان میں لیلۃ القدر کا مقرر کرنا ایک احسن طریقہ مومنوں کو انعام دینے اور اُن کی عبادت کی روح کے قائم رکھنے کا تھا لیکن پھر یہ کیوں ہوا کہ کبھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری عشرہ میں اس کی تلاش کرو اور کبھی فرمایا کہ ۲۱ کو ہوتی ہے کبھی ۲۴ کو اور کبھی کئی طاق راتوں کا ذکر کر دیا۔ آپ نے تعیین کرنے کی کیوں کوشش کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اصل قانون تو لیلۃ القدر کے بارہ میں یہی ہے کہ آخری عشرہ میں بدل بدل کر آتی ہے لیکن مومن کو اللہ تعالیٰ اس کا خاص علم دے دیتا ہے چنانچہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ علم دیا گیا کہ لیلۃ القدر کی رات کو بارش ہوگی اور آپ کی مسجد ٹپک پڑے گی چنانچہ رمضان کی ۲۱ کو ایسا ہو گیا۔ جن صحابہؓ کو اس کا علم ہوا انہوں نے یہ سمجھا کہ شاید لیلۃ القدر ہوتی ہی ۲۱ کو ہے۔ حالانکہ اس کا صرف یہ مطلب تھا کہ اس رمضان میں لیلۃ القدر ۲۱ کو تھی۔ اسی طرح ایک دوسرے موقعہ پر آپ کو لیلۃ القدر بتائی گئی اور بھول گئی تو آپ نے آخری طاق راتوں میں سے کوئی اور خصوصاً ۲۷ کو لیلۃ القدر قرار دیا۔ پس جہاں تک آخری عشرہ میں لیلۃ القدر ہونے کا سوال ہے یہ ایک قانون ہے اور جہاں تک اس عشرہ کی کسی خاص رات کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ یا دوسرے آئمہ اُمت کا اشارہ ہے وہ خاص خاص رمضانوں میں اُن کے آسمانی یا وجدانی علم کا نتیجہ ہے یہ قانون نہیں بتایا گیا کہ ہمیشہ اسی رات کو لیلۃ القدر ہوا کرے گی۔

لیلۃ القدر کی ایک علامت

ایسے موقعہ پر طبعاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی ایسی علامت ہے جس سے معلوم ہو سکے کہ فلاں رات اس رمضان میں لیلۃ القدر تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بعض احادیث میں یہ آتا ہے کہ کچھ بجلی چمکتی ہے ہوا ہوتی ہے اور ترشح ہوتا ہے ایک نور آسمان کی طرف جاتا یا آتا نظر آتا ہے مگر اوّل الذکر علامات ضروری نہیں گو اکثر ایسا تجربہ کیا گیا ہے کہ ایسا ہوتا ہے اور آخری علامت نور دیکھنے کی صلحاء کے تجربہ میں آئی ہے یہ ایک کشفی نظارہ ہے ظاہری علامت نہیں جسے ہر اک شخص دیکھ سکے۔ خود میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے لیکن جو کچھ میں نے دیکھا ہے دوسروں نے نہیں دیکھا۔

اصل طریقہ یہی ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ سے سارے رمضان میں دعائیں کرتا رہے اور اخلاص سے روزے رکھے پھر اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اس پر لیلۃ القدر کا اظہار کر دیتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد نمبر ۶ جزو چہارم حصہ دوم صفحہ نمبر ۳۱۹-۳۲۹)

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

تعزیتی قرارداد بر وفات حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم و مغفور کی رحلت پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

مرحومہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے برادر نسبتی اور سلسلہ کے جید عالم اور بزرگ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ کا وجود بہت نافع الناس تھا۔ نہایت متواضع، ہمدرد اور منکسر المزاج خاتون تھیں آپ نے ایک لمبا عرصہ تک خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق پائی۔ آپ نے نائب صدر لجنہ، جنرل سیکرٹری، سیکرٹری تربیت و اصلاح اور سیکرٹری خدمت خلق کے مختلف عہدوں پر متعین رہ کر نہایت خلوص اور لگن سے خدمات سرانجام دیں۔ خصوصاً کئی سال تک آپ نے ناظمہ جلسہ سالانہ کی حیثیت سے انتھک محنت سے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ جزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اس دوران جن کارکنات کو آپکے ساتھ کام کرنے کی توفیق ملی انہوں نے آپ کی شفقت اور حلم سے وافر حصہ پایا۔

حضرت سیدہ موصوفہ بہت سی انتظامی صلاحیتوں کی مالک تھیں۔ یتیموں اور غریبوں سے ہمدردی اور خدمت خلق کا جذبہ آپ کو آپ کے عظیم باپ سے ورثہ میں ملا تھا۔ ہنگامی کاموں میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہیں۔ آپ کی گھریلو زندگی بھی قابل رشک تھی۔ ہر دم اپنی اولاد کی تربیت میں کوشاں رہیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو صالح اور اطاعت گزار اولاد سے نوازا۔ آپ کے دونوں فرزند مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے بھی اپنی زندگیاں خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔

ہماری خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ مرحومہ کو اپنے قرب خاص سے نوازے۔ آپ کی اولاد اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز انہیں آپ کی تمام صفات حسنہ کا وارث بنائے۔ (آمین)۔

(شریک غم - ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بقیہ اخبار احمدیہ صفحہ اوّل

نجات کا حصول یقینی ہو جائے اور رمضان کی اصل غرض یعنی خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی راہ ہموار ہو جائے۔ اور وہ ساعت سعید آجائے جبکہ خدا تعالیٰ اپنے بندے کو اِنِّیْ قَرِیْبٌ کی آواز سے خود تسلی دے رہا ہو اور اپنے بندوں کو اپنے خاص مقربین میں شامل کرے۔

مولانا سلطان محمود انور صاحب نے اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کے خاص مقربین کی علامات سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے الفاظ میں بیان فرمائیں اور حضور کے ملفوظات میں سے ایک نہایت قیمتی اور پر اثر اقتباس پڑھ کر سنایا۔ آخر میں مولانا نے کہا کہ احباب سے درخواست ہے کہ دعاؤں کے ان خاص ایام میں اپنے پیارے شفیق اور محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص قدرت سے جلد تر ایسے سامان کر دے کہ جدائی اور دوری کی دیواریں مٹ جائیں۔ آمین!

خطبہ حسب معمول تین احباب نے ریلے کیا۔ آج مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کاہلوں کی جگہ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے خطبہ ریلے کیا۔

-- خاکسار عرصہ قریباً دس ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت کی دعاؤں سے پہلے سے بہتر ہوں۔ آخری عشرہ رمضان میں احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل تندرستی سے نوازے آمین۔ (مبارک احمد کارکن صدر انجمن احمدیہ ۳۷ دارالیمن وسطی ربوہ)

چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ازراہِ کرم فوری طور پر ادا فرما دیجئے! ناظر بیت المال (آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل نہ ملنے کی شکایات

امراء و صدر صاحبان متوجہ ہوں

جملہ امراء صاحبان اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ بعض مقامات سے الفضل اخبار کے نہ ملنے کی شکایات موصول ہو رہی ہیں - جس کی وجہ سے بقیہ مقامات پر بھی الفضل کے پہنچنے سے متعلق تشویش ہے - اس لیے امراء کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہِ کرم اپنی جماعتوں میں یہ اعلان کروا دیں کہ جن احباب کو اخبار الفضل نہیں مل رہا وہ دفتر الفضل سے رابطہ پیدا کریں تاکہ اس کا کوئی حل نکالا جا سکے۔

۲- امراء کرام کی خدمت میں یہ بھی درخواست ہے کہ اگر ان کے حلقہ جات میں پرچہ تسلی بخش طور پر نہیں مل رہا تو اس بارہ میں اپنی تجویز سے بھی آگاہ فرمائیں کہ اس مشکل کے حل کے لیے کیا صورت اختیار کی جا سکتی ہے۔

(مینیجر الفضل)

اگر دین مقصود نہیں

تو اپنی حالت پر رونا چاہیئے

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

"دعا کے لیے انسان کو اپنے خیال اور دل کو ٹٹولنا چاہیئے کہ آیا اس کا میلان دنیا کی طرف ہے یا دین کی طرف یعنی کثرت سے وہ دعائیں دنیاوی آسائش کے لیے ہیں یا دین کی خدمت کے لیے۔ پس اگر معلوم ہو کہ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے دنیاوی افکار ہی لاحق ہیں اور دین مقصود نہیں تو اسے اپنی حالت پر رونا چاہیئے۔ بہت دفعہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ کمر باندھ کر حصول دنیا کے لیے مجاہدے اور ریاضتیں کرتے ہیں دعائیں بھی مانگتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طرح طرح کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ بعض مجنون ہو جاتے ہیں۔ لیکن سب کچھ دین کے لیے ہو تو خدا تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہ کرے۔ قول اور عمل کی مثال دانہ کی ہے۔ اگر کسی کو ایک دانہ دیا جاوے اور وہ اسے لیجا کر رکھ چھوڑے اور استعمال نہ کرے تو آخر اسے بڑے بڑے گھن لگ جاویں گے۔ ایسے ہی اگر قول ہو اور اس پر عمل نہ ہو تو آہستہ آہستہ وہ قول بھی نہ رہے گا۔ اس لیے اعمال کی طرف سبقت کرنی چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۱۷)

مردانہ، زنانہ، بچگانہ دیدہ زیب ملبوسات کا معیاری مرکز

علی گارمنٹس

ہمارے ہاں بچوں کے دیدہ زیب خوشنما ڈیزائنوں میں

ARMOUR, FITRITE, LEVIS, WHITECAT

کے سوٹ دستیاب ہیں

نیز سندھی چادریں نئے ڈیزائنوں میں دستیاب ہیں :-

علی گارمنٹس

پروپرائیٹر محمد اشفاق :- گو بازار - ربوہ

مالکانِ بھٹہ خشت متوجہ ہوں

بھٹہ خشت کے لیے بلوچستان کا بہترین کوئلہ مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں

ایم احمد اینڈ کمپنی

(کالری ادنرز)

2-13/4 شارع عدالت کوئٹہ بلوچستان

فون: کوئٹہ: ۷۳۰۴۸، گھر: ۷۳۰۱۸

" لاہور: دفتر: ۵۲۸۳۶، گھر: ۳۰۶۲۲۶

تلاش گمشدہ نقدی

میری کچھ نقدی سبز رنگ کے کپڑے میں گول بازار سے آتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گئی ہے جس صاحب کو ملے وہ براہ مہربانی عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ رقم -/۱۸۲ روپے کے قریب ہے۔

(ارشاد بیگم محلہ دارالفضل ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

ھُوَ النَّاصِرُ

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز

بازار فیصل

کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹

پروپرائیٹر:- میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

ایئرکنڈیشنڈ

فون: ۶۸۵۵۱۱

نئے جدید فیشن کے مطابق سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ سستے

نیو پاک جیولرز

رہائش نمبر: ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶، ۴۱۸۶۴۵

۱۰ شادمان کالونی لاہور

پروپرائیٹر

۱۱۱ فیروزپور روڈ گلیکسی سینما اچھرہ لاہور -

۱۲۰- ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور - میاں عظیم قادر اینڈ سنز

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

پُر امید واحد علاجگاہ

دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

فون ربوہ ۵۵۸

فون: ۷۳۹۹۷

اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب کی وفات کا المناک سانحہ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ فیصل آباد کے نہایت مخلص احمدی دوست محترم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب ریٹائرڈ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سرگودھا فیصل آباد مورخہ ۱۶ جون ۱۹۸۴ء کو قریباً ایک بجے قاتلانہ حملہ کے نتیجہ میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی عمر قریباً ۶۵ برس تھی۔

مورخہ ۱۷ جون کو صبح بعد از نماز فجر البیت المبارک سے ملحقہ میدان میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے اور حصہ آمد جون ۱۹۸۴ء تک پورا ادا شدہ تھا۔ لیکن حسب قواعد آپ کو امانتاً قبرستان عام میں دفن کیا گیا۔ تدفین نماز فجر کے بعد صبح قریباً پانچ بجے عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد نے دعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں اہل ربوہ اور فیصل آباد کے احباب جماعت نے بہت بھاری تعداد میں شرکت فرمائی۔ تفصیلات سے مطابق محترم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب ۱۶ جون ۱۹۸۴ء بوقت بارہ بجے دن اپنی کوٹھی A-115 ایمپلیز کالونی فیصل آباد میں موجود تھے اور وہ روز سے تھے ایک شخص ان کی کوٹھی پر آیا اور ڈاکٹر صاحب سے ملنا چاہا۔ ڈاکٹر صاحب اندر سے آئے تو وہ شخص کوٹھی کے برآمدے میں موجود تھا۔ اس نے ایک لمبا خنجر نکالا اور اس سے ڈاکٹر صاحب پر وار کئے اور وار کرنے کے بعد فرار ہو گیا لیکن جلد ہی پکڑا گیا اس کا نام نعیم اللہ ہے ڈاکٹر صاحب کو سول ہسپتال لے جایا گیا اور ڈاکٹروں نے بہت کوشش کی لیکن ان کے جسم سے اتنا خون نکل چکا تھا۔ کہ وہ ایک بجے کے قریب ہسپتال میں ڈاکٹروں کی موجودگی میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

ڈاکٹر صاحب موصوف ماہر سرجن اور فزیشن تھے۔ سرگودھا میں اور کئی دوسرے مقامات پر اور سول ہسپتال فیصل آباد میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور سرجن رہے۔ اب ریٹائر ہونے کے بعد سوشل سیکیورٹی ہسپتال فیصل آباد میں سرجن تھے۔ نہایت نیک۔ اپنے پیشے میں ماہر نہایت ہمدرد اور ہر دل عزیز انسان تھے۔ اسی روز ساڑھے آٹھ بجے شب ان کی کوٹھی پر کثیر احباب جماعت فیصل آباد اور غیر از جماعت لوگوں نے بھی ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ جو امیر جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے پڑھائی۔ اس کے بعد ۲½ بجے شب تقریباً ایک سو احباب جماعت فیصل آباد کی ہمراہی میں تابوت ربوہ روانہ ہوا جہاں تدفین عمل میں آئی۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کی یادگار ان کی بیگم صاحبہ محترمہ طاہرہ قادر صاحبہ ریٹائرڈ ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ ایم سی گرلز ہائی سکول فیصل آباد اور ان کے فرزند عزیز مکرم رضوان قادر صاحب اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ ایک بچی محترمہ نائلہ قادر صاحبہ ایم بی بی ایس پاس کرنے کے بعد مکرم ڈاکٹر سلیم احمد صاحب سے شادی شدہ ہیں اور زمبابوے میں برسر کار ہیں۔ دونوں میاں بیوی زمبابوے سے دو دن بعد وفات فیصل آباد پہنچ گئے۔ مکرم رضوان قادر صاحب آرمی میڈیکل کالج راولپنڈی میں ایم بی بی ایس کے آخری سال کا امتحان دے رہے ہیں۔ دوسری صاحبزادی عزیزہ مکرمہ سہیلا قادر صاحبہ ایم بی بی ایس کا امتحان دے چکی ہیں تیسری صاحبزادی مکرمہ فائزہ قادر صاحبہ ایف ایس سی کے امتحان میں بورڈ میں دوم آئی تھیں اور سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جلسہ سالانہ کے موقع پر انعامی تحفہ حاصل کر چکی ہیں۔

یہ ایک نہایت کربناک سانحہ ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے پسماندگان کا کفیل و کارساز ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

رہائشی منصوبہ نزد بیت الاقصیٰ ربوہ
باقاعدہ منظور شدہ
مجید ٹاؤن
بر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا۔ ربوہ

VIDEO VISION
HiFi اسٹیریو ویڈیو اور رنگین ٹیلی ویژن سروس سینٹر
فلپس اور جاپانی ٹیلی ویژن
کی فوری ہوم سروس کے لئے رجوع کریں
مرزا شاہد احمد۔ فون نمبر 682556
سالہا سال کا وسیع تجربہ برائے
فلپس
ہوم سروس اور ورکشاپ
754/9 دستگیر سوسائٹی کراچی (نزد وہاج کلینک)

سُرمہ طفیل ۱ روپے کوٹس ۳ شیشی
عرقِ نور ۲۰/- روپے بعوض ڈبی
مفید معدہ ۶/- ۱۲/-
اکسیر کثرت پیشاب چھوٹی ۱۵/- بڑی شیشی ۲۵/-
حب بواسیر قیمت ۸۴ گولی ۲۸/-
بیوٹی سفوف ۱۵/-
حبوب اکسیر اٹھرا ۳۶ روپے
حبوب صندلین ۶/۵۰ روپے
اکسیر تبخیر معدہ ۲۵/- روپے
اکسیر کھانسی و نزلہ سیرپ ۶/۵۰ روپے
ہاضمینا سیرپ ۵/۵۰ روپے
بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں
صحیح تشخیص ہمدردانہ مشورہ۔ مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے اور فیس نہیں لی جاتی۔
دواخانہ حکیم محمد طفیل ربوہ (سابق صدر طبیہ کالج تعلیم الاسلام)
معرفت کوٹھہ کلاتھ ہاؤس اندرون گلی گولبازار ربوہ

پری کالج کوچنگ کلاسز
ایف اے، ایف ایس سی۔ سال اول میں داخلہ لینے والے طلباء کے لئے پری کالج کوچنگ کلاسز فزکس۔ کیمسٹری۔ بائیولوجی۔ ریاضی۔ اکنامکس اور شماریات میں ۳ جولائی ۱۹۸۴ء سے شروع ہوں گی۔ خواہشمند طلباء مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ دفتر صبح روزانہ ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک کھلا رہے گا۔
پرنسپل: ناصر پبلک سکول
دارالرحمت وسطی ربوہ

داخلہ شروع ہے!
الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ شروع ہے۔ کلاسز ۷ جولائی سے شروع ہوں گی۔ امتحان پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ بس کارڈ بھی بنوا کر دیا جاتا ہے۔
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

میٹرک اور ایف ایس سی کے طلباء
جو موسم خزاں (سپلیمنٹری) میں امتحان دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور سائنس کے مضامین فزکس۔ کیمسٹری۔ بائیولوجی اور ریاضی کی مکمل تیاری کرنا چاہتے ہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ کلاسز ۳ جولائی ۱۹۸۴ء سے شروع ہونگی۔ دفتر روزانہ صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک کھلا رہے گا۔
پرنسپل۔ ناصر پبلک سکول
دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:
خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ تعلق
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک سیدہ زید کا ضلع سیالکوٹ